

طواف از طلعت رباب

تیرھویں قسط

اس کے اندر زندگی کی ایک ہی لہر دوڑ رہی تھی۔۔۔ کہ اسکا صرف دل دھڑک رہا تھا۔۔۔

پھر اللہ اس کی وہ دھڑکن بھی بند کرنا چاہتا تھا۔۔۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ اب وہ مزید اسے مینٹیلٹر پر نہیں رکھ سکتے۔۔۔ بس اس کا وقت قریب ہے۔۔۔ اس دن وہ رات دیر تک اپنی بہن کے ساتھ رہی تھی۔۔۔ روتی رہی تھی۔۔۔ اللہ سے اس کی زندگی کی دعائیں کرتی رہی تھی۔۔۔ پھر وہ رات کو گھر آگئی۔۔۔ وہ تب بھی رورہی تھی۔۔۔ اس نے نمازِ عشا ادا کی۔۔۔ اور اللہ سے رورو کے دعا کی۔۔۔ رات کافی ہو چکی تھی۔۔۔ جب اس نے موبائل دیکھا تھا۔۔۔ کسی کی مسڈ کالز اور میسج آئے ہوئے تھے۔۔۔ آبلش نے میسج پڑھے تو آہل کا نام دیکھ کر نجانے کیوں دل کو سکون ملا تھا۔۔۔ آبلش نے اسے کال ملائی۔۔۔ بیل جاتی رہی۔۔۔ اٹینڈ نہیں کی گئی۔۔۔ پھر خودی آہل کی کال آئی۔۔۔ آبلش نے جب کال اٹھائی تب وہ رو نہیں رہی تھی۔۔۔ پر اس کی آواز سن کر پھر

Classic Urdu Material

سے رونا آگیا تھا۔۔۔ وہ اتنا رونے کی وجہ پوچھ رہا تھا۔۔۔ آبلش اس کی آواز میں تڑپ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ آہل کی آواز رلارہی تھی۔۔۔ کتنے دنوں بعد آج اس کو خود کے لیے فکر کرتے سنا تھا۔۔۔ کتنے دنوں بعد وہی محبت بھرالہجہ سننے کو ملتا تھا۔۔۔ آنسو کیسے نہ آتے۔۔۔ پروہ خود بھی یہ سب سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔ پھر آبلش نے اسے ماہم والی ساری بات بتادی۔۔۔ وہ بالکل خاموش ہو گیا۔۔۔ آواز آنا بند ہو گئی۔۔۔ آبلش کو اس کی خاموشی کی عادت تھی۔۔۔ وہ اکثر اس کی آواز سن کر خاموش ہو جاتا تھا۔۔۔ اس لیے پھر آبلش نے فون بند کر دیا۔۔۔

ماہم مجھے آج آہل نے فون کیا۔۔۔ وہ اب بھی محبت کرتا ہے۔۔۔ میرے سے۔۔۔ تم صحیح کہتی تھی۔۔۔ سچی محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔۔۔ پھر اچانک سے خیال آیا کہ ماہم تو یہ سہلے کے لیے باقی ہی کہاں رہے گی۔۔۔ دل تڑپ کر رہ گیا۔۔۔ اللہ پاک اسے زندگی دے دے۔۔۔ پتا نہیں کتنے دل سے یہ دعا نکلی تھی۔۔۔ اس رات آبلش کو نیند نہیں آرہی تھی کہ ماہم کی اس کے ساتھ یہ آخری رات تھی۔۔۔

ہائے یہ وہی رات تھی۔۔۔ جس رات آہل نے لندن کی سڑکوں پر سجدہ ریز ہو کر۔۔۔ پہلی بار۔۔۔ آبلش کے علاوہ۔۔۔ کسی اور کی طلب کی تھی۔۔۔ ہاں یہ وہی رات

Classic Urdu Material

تھی۔۔۔ جس رات آہل نے اپنی گناہ کی زندگی سے باہر نکلنے کے لیے پہلا قدم اٹھایا تھا۔۔۔ اللہ بہت بے نیاز ہے۔۔۔ تم اس کی طرف ایک قدم بڑھاؤ۔۔۔۔۔ وہ تمہاری طرف دس قدم بڑھائے گا۔۔۔ تبھی تو وہ مالک ہے۔۔۔ تبھی تو وہ اس جہاں کا خالق ہے۔۔۔۔۔ انسان کتنا بھی گناہ گار کیوں نہ ہو۔۔۔ وہ جو مالکِ کائنات ہے ناں۔۔۔ پھر بھی سنتا ہے۔۔۔ اور پتا ہے۔۔۔ ایسے گناہ گار جو گناہ کی زندگی چھوڑ کر۔۔۔ ٹھوکر کھا کر واپس لوٹتے ہیں۔۔۔ ان کی زیادہ سنتا ہے۔۔۔ ایسے لوگ اس ذات کے بہت ہی پسندیدہ بندے ہوتے ہیں۔۔۔ کیوں کہ ٹھوکر کے بعد جھک جانے کا طریقہ بھی بہت کم لوگوں کو آتا ہے۔۔۔۔۔

وہ جھکا تھا۔۔۔ وہ لندن کی سڑک پر پڑا رہا تھا۔۔۔ بلکتا رہا تھا۔۔۔ ماہم کی زندگی مانگتا رہا تھا۔۔۔ اس رات آہل نہیں تھی۔۔۔ اس رات آہل تھا۔۔۔ اس کے گناہ تھے۔۔۔ اور اللہ کے حضور۔۔۔ سچے دل سے کیا گیا سجدہ۔۔۔۔۔ اور اللہ کو ایسے جھکا ہوا انسان بہت پسند آتا ہے۔۔۔ دلوں پر لگی مہر بھی اتار دی جاتی ہے اور پتا ہے اس رحمن کا نور بھی اسی طرح داخل ہونے لگتا ہے۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

آہل اور ریشم نے اسلام آباد ایرپورٹ پر لینڈ کیا تھا۔۔۔ اب انھوں نے اگلی فلائٹ سے مظفر آباد جانا تھا۔۔۔ پھر وہاں سے بائے روڈ۔۔۔ وادی لیسپ۔۔۔ ریشم کے گھر جانا تھا۔۔۔ اگلی فلائٹ دو گھنٹے بعد کی تھی۔۔۔ آہل ویٹنگ ایریا میں ریشم کے پاس آکر ہی بیٹھ گیا۔۔۔ وہ کچھ کھوئی کھوئی سی لگ رہی تھی۔۔۔

”کیا ہوا۔۔۔؟ کہاں کھوئی ہوئی ہو۔۔۔؟“

وہ ایک سمت میں دیکھتی رہی۔۔۔

آہل بھی اسی سمت میں دیکھنے لگ گیا۔۔۔

”آہل میرے بابا نے بہت پیار سے پالا تھا۔۔۔ ہم مظفر آباد کے سب سے بڑے سکول میں پڑھتے تھے۔۔۔ میں سب سے بڑی تھی ناں۔۔۔ تو مجھے سب سے زیادہ پیار کرتے تھے۔۔۔ کہتے تھے یہ میری بیٹی نہیں۔۔۔ میرا بیٹا ہے۔۔۔ میرا سہارا ہے۔۔۔ اور پتا ہے میں نے کیا کیا۔۔۔؟ میں ان کی دنیا سے رخصتی کے وقت بھی نہیں آئی۔۔۔ میں کتنی خود غرض ہو گئی تھی ناں۔۔۔ پتا نہیں پیچھے سے گھر والوں نے کیسے سب سنبھالا ہوگا۔۔۔ میں اپنے باس سے لون لے کر بھی تو آسکتی تھی۔۔۔ لیکن میں نے تب بھی اپنے بارے میں ہی سوچا۔۔۔ کہ مجھے اگر سکا لرشپ نہ ملا تو اپنی پڑھائی کیسے مکمل کروں

Classic Urdu Material

گی۔۔۔ مجھے تب بھی اپنی ہی فکر تھی۔۔۔ باپ نے اپنے بیٹے کو آخری وقت بھی نہیں دیکھا۔۔۔۔۔“

وہ ناجانے کیا کیا بولے جارہی تھی۔۔۔ اور آہل کو اپنے ڈیڈی یاد آئے تھے۔۔۔ وہ بھی تو کتنا پیار کرتے تھے۔۔۔ کیسے اس کی ہر بات مانتے تھے۔۔۔ ہر زد پوری کرتے تھے۔۔۔ وہ ریشم کو وہیں خیالوں میں بیٹھا چھوڑ کر اٹھا اور تھوڑا باہر جا کر اپنے ڈیڈی کو کال ملائی تھی۔۔۔

سلام دعا کے بعد اس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔۔۔

”ڈیڈی کیس واٹ۔۔۔؟؟ آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے۔۔۔“

”تم نے پھر کچھ کر دیا ہے۔۔۔؟؟“ انھیں سچ میں تشویش ہوئی۔۔۔

ویسے بھی اس کا پچھلا ریکارڈ دیکھ کر اس کے ڈیڈی کا فکر کرنا بنتا تھا۔۔۔

”آہل بولو اب کیا کر دیا ہے۔۔۔ میں بھی کچھ دنوں سے سوچ رہا تھا کہ تم نے کافی

عرصے سے کوئی نیا کارنامہ نہیں کیا۔۔۔۔۔“

”مطلب آپ میرے کارناموں کو مس کر رہے تھے۔۔۔ ہاؤ

سویٹ۔۔۔ ڈیڈی۔۔۔ پر آپ کی اطلاع کے لیے بتاتا چلوں۔۔۔ ابھی ایسا کچھ نہیں کرنا تھا

Classic Urdu Material

لیکن آپ جس رفتار اور شدت سے میرے کارنامے مس کر رہے ہیں۔۔۔ میں کچھ ناکچھ ضرور کروں گا۔۔۔۔“

آگے سے اس کے ڈیڈی ہنس دیے۔۔۔

”بتاؤ آہل کیا سر پر ایز ہے۔۔۔ تاکہ میں اس کے لیے پہلے سے تیار رہوں۔۔۔ تمہارا کیا ہے تم شادی کر کے لڑکی لا کر میرے سامنے کھڑی کر دو۔۔۔ میں آگے سے اس کے سر پر پیار دینے کے علاوہ اور کچھ کر ہی نہ سکوں۔۔۔“

انہوں نے مزاق میں بات کہہ دی تھی۔۔۔ پر آہل بالکل سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

”ڈیڈی شادی تو ہو چکی ہے۔۔۔۔“

اور پھر دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔۔۔

”ڈیڈی میں جلد ہی آپ سے ملنے آ رہا ہوں۔۔۔ ابھی مئی کو کچھ مت بتانا۔۔۔“

یہ سن کر اس کے ڈیڈی خوش ہوئے تھے۔۔۔ پھر کچھ باتیں مزید کرنے کے بعد فون بند کر دیا گیا۔۔۔ پر آہل کا دماغ اب آبلش کے علاوہ اور کچھ سوچنے کے قابل نہیں تھا۔۔۔۔

وہ وہی سفید پاؤں کو چھوتی فراک پہنے ایک جھولے پر بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔ وہ پھولوں کی بیل سے بنا ہوا جھولا ہے۔۔۔ رنگ برنگے خوبصورت پھول۔۔۔ اس نے سر پر سرخ

Classic Urdu Material

پھولوں کا تاج پہنا ہوا ہے۔۔۔ ان کی خوشبو آہل کو دور سے بھی آرہی ہے۔۔۔ جب جب جھولا آگے کو جاتا ہے۔۔۔ آبلش کے پاؤں جھیل کے خوبصورت پانی کے اندر دھنس جاتے ہیں۔۔۔ اب آہل اس کے قریب جاتا ہے۔۔۔ اس کو جا کے جھولا دینے لگ جاتا ہے۔۔۔ وہ اتنی پیاری لگ رہی ہوتی ہے کہ جب جھولا ہوا میں ہوتا ہے۔۔۔ اور وہ اس سے دور چلی جاتی ہے۔۔۔ آہل سے اتنی سی دوری بھی برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ پھر شاید وہ تھک جاتی ہے۔۔۔ اور آہل کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ پاس ہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ آہل اس کے سامنے بیٹھا ہوا اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں آج ایک عجیب سا احساس ہوتا ہے۔۔۔ محبت کا رنگ۔۔۔ یہ احساس۔۔۔ یہ رنگ۔۔۔ آہل نے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا۔۔۔

”آہل۔۔۔ آہل۔۔۔“

پیچھے سے کسی نے کندھا ہلایا تھا۔۔۔ آہل جادو نگری سے باہر آیا۔۔۔ ریشم کھڑی تھی۔۔۔ ”آہل کہاں غائب تھے۔۔۔ کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔ چلو فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔“

آہل چپ کر کے اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔ پر ذہن میں بس ایک ہی بات تھی۔۔۔ کہ آنکھوں میں پہلے یہ احساس کیوں نہیں نظر آیا تھا۔۔۔

فلایٹ نے دن کے دو بجے مظفر آباد لینڈ کیا۔۔۔ ریشم بہت اپ سیٹ لگ رہی تھی۔۔۔ لیپہ وادی ادھر سے تقریباً دو گھنٹے کی مسافت پر تھی۔۔۔ آہل نے گاڑی رینٹ پر لی۔۔۔ اور دونوں وادی لیپہ کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔

آہل ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ اور ریشم ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔ ریشم کو افسردہ دیکھ کر آہل نے اسے باتوں میں لگایا۔۔۔

”ویسے ریشم۔۔۔ تمہارا کشمیر بہت خوبصورت ہے۔۔۔“

”کشمیر سب کا ہے۔۔۔ میری اکیلی کا تو نہیں ہے۔۔۔“

اس نے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

باہر بہت ہی خوبصورت منظر تھا۔۔۔ سرمی آسمان۔۔۔ سامنے دو پہاڑ آپس میں مل رہے

تھے۔۔۔ ہوا خوبصورت درختوں کے پاس سے گزرتی ہوئی مرہوش سر پیدا کر رہی

تھی۔۔۔ آہل کو وہاں کی ہر چیز اپنی جادو نگری جیسی لگ رہی تھی۔۔۔ بس ایک کمی

تھی۔۔۔ وہاں آتش نہیں تھی۔۔۔ آہل نے ایک گہری سانس لی۔۔۔

Classic Urdu Material

پھر ریشم کی طرف دیکھا۔۔۔ وہ ابھی بھی باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کا دماغ کہیں اور ہی تھا۔۔۔

”ریشم تمہاری وادی لیسپہ کس چیز کے لیے مشہور ہے۔۔۔؟“

”خوبصورتی کے لیے۔۔۔“

وہ بولی تھی۔۔۔

”کس چیز کی خوبصورتی ریشم۔۔۔؟“

”ہر چیز کی خوبصورتی۔۔۔ یہاں کی آبشاریں۔۔۔ یہاں کے پہاڑ۔۔۔ یہاں کی

جھیلیں۔۔۔ یہاں کے مکان۔۔۔ یہاں کے درخت۔۔۔ یہاں کے پھول۔۔۔ یہاں

کی ہوا۔۔۔ ہر چیز بہت خوبصورت ہے۔۔۔“

اس نے کہتے ہوئے ایک ایک چیز کو دیکھا تھا۔۔۔

”پتا ہے یہاں دریائے جہلم پہاڑوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔۔۔ اور جا کر وادی نیلم

میں گرتا ہے۔۔۔ اور وہ منظر اتنا دلفریب ہوتا ہے کہ ایسا لگتا ہے انسان جنت میں آکر کھڑا

ہو گیا ہو۔۔۔ اور جب برف بن جاتا ہے تب کسی ہیرے کی طرح خوبصورت لگتا

ہے۔۔۔“

وہ اب بتا رہی تھی۔۔۔ افسردگی سے باہر آرہی تھی۔۔۔

Classic Urdu Material

”یہاں کی کوئی مشہور جھیل ہے۔۔۔؟؟“

آہل نے پوچھا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ لیپہ کے پاس ہے۔۔۔ ذل ذل جھیل۔۔۔ بہت ہی

خوبصورت۔۔۔ ہیروں کی جھیل بھی کہتے ہیں اسے۔۔۔“

”اور یہاں کے لوگ۔۔۔؟؟ یہاں کے لوگ کیسے ہیں ریشم۔۔۔؟؟“

آہل نے اسے بہلانے کے لیے پوچھا۔۔۔ اور وہ واقعی بہل بھی رہی تھی۔۔۔

”یہاں کے لوگ بہت سادہ ہیں۔۔۔ کسی قسم کی چالاکی سے پاک۔۔۔ خوبصورت

لوگ۔۔۔

آزادی سے پہلے اس علاقے میں بہت خوف و حراست تھی۔۔۔ ابھی بھی اس خوف کی

ایک لہر یہاں کے لوگوں میں ہے۔۔۔

اس علاقے کو

place of strife

بھی کہتے ہیں۔۔۔ یعنی نزاع کا علاقہ۔۔۔ اس وجہ سے بھی یہاں کے لوگ بہت جھکے

ہوئے ہیں۔۔۔ بہت ہی زیادہ محنتی۔۔۔ اور خدمت گزار۔۔۔

ہاں آہل کوریشم کے ساتھ رہ کر یہ تو پتا لگ گیا تھا کہ وہ بہت محنتی اور صبر کرنے والی تھی۔۔۔ اور دوسروں کی عزت کرنا تو وہ فرض سمجھتی تھی۔۔۔ واقعی علاقوں کا ہمارے کردار اور رہن سہن پر کتنا اثر ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ وادی لیسپ میں داخل ہو گئے تھے۔۔۔ وہاں پر اونچے اونچے پہاڑ تھے۔۔۔ اور وہ اونچے درختوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔۔۔
”ریشم یہ کس چیز کے درخت ہیں۔۔۔؟“

”یہ جو اونچے اونچے درخت ہیں یہ پائی نر کے ہیں۔۔۔۔ اور وہ جو درخت ہیں اس نے ایک سمت اشارہ کیا۔۔۔

یہ سیب کے ہیں۔۔۔ کالا کلو کنگ۔۔۔ یہاں کی سب سے مشہور سوغات۔۔۔۔“
”کھانے میں سیب سب سے زیادہ مشہور ہیں۔۔۔؟“ آہل نے پوچھا۔۔۔

”ہاں کالا کلو سیب۔۔۔ یہاں کا شہد۔۔۔ یہاں کے اخروٹ۔۔۔ یہ سب ہی بہت مشہور ہیں۔۔۔۔“

Classic Urdu Material

وہ اب پوری طرح ڈپریشن سے باہر آگئی تھی۔۔۔ اب چھوٹی چھوٹی چیزوں کے بارے میں آہل کو بتا رہی تھی۔۔۔ اب وہ آبادی والے علاقے میں داخل ہو رہے تھے۔۔۔۔۔ یہاں کے مکان۔۔۔ یہ تو بالکل ویسے تھے۔۔۔ جیسے آہل نے۔۔۔ اس خواب میں دیکھا تھا۔۔۔ اسے بے اختیار وہ خواب یاد آیا۔۔۔۔۔

آتش اس کا ہاتھ پکڑے سفید لکڑی کے مکان میں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ یہاں بھی سارے لکڑی کے گھر تھے۔۔۔ ہر رنگ کی لکڑی۔۔۔ اور درختوں کے آس پاس خوبصورت میدان تھے۔۔۔ ہرے بھرے۔۔۔ یہاں کی ہر چیز بہت ہی خوبصورت تھی۔۔۔۔۔

ایک گھر کے پاس ریشم نے گاڑی رکوانے کے لیے کہا۔۔۔ آہل نے گاڑی روک دی۔۔۔۔۔ ”آہل یہ میرا گھر ہے۔۔۔۔۔“

اور یہ کہہ کر وہ گاڑی سے اتر کر باہر آگئی اور گھر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔ آہل نے گھر کے ایک طرف گاڑی پارک کی اور اتر کر گھر کا جائزہ لینے لگ گیا۔۔۔۔۔ کشمیری طرز کا گھر بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔ ڈبل سٹوری مکان۔۔۔۔۔ گھر کے باہر چھوٹا سالان تھا۔۔۔ جس میں خوبصورت پھول رکھے ہوئے تھے۔۔۔ ان پھولوں سے بھینی بھینی خوشبو آرہی تھی۔۔۔ نام تو پتا نہیں تھا پر آہل کو ان پھولوں نے بہت متاثر کیا۔۔۔۔۔ آہل

Classic Urdu Material

گھر کے گیٹ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔ لکڑی کا کالے رنگ کا دروازہ تھا۔۔۔ جس کے ارد گرد خوبصورت بیل بل کھا رہی تھی۔۔۔ آہل وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔ اندر چل کر ایک طرف سیڑھیاں تھیں جو کہ لکڑی سے ہی بنی ہوئی تھیں۔۔۔ اور دوسری طرف جالی کا دروازہ تھا جو کہ بند تھا۔۔۔ اندر سے آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ آہل نے اندر جانا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔ اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گیا۔۔۔ اوپر ایک ہی کمرے تھا۔۔۔ جو کہ کافی بڑا تھا اور گولائی میں تھا۔۔۔ اور اس کے ارد گرد گولائی میں ہی گملے رکھے ہوئے تھے۔۔۔ جن میں وہی خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے۔۔۔

ایک طرف ایک جھولار کھا ہوا تھا۔۔۔ وہ اس جھولے پر جا کر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں تھا۔۔۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو رات کی تاریخی پھیل چکی تھی۔۔۔ آہل اٹھ کر نیچے آ گیا۔۔۔ اس نے واپس منظر آباد بھی جانا تھا۔۔۔ گاڑی واپس کرنی تھی اور پھر کراچی کے لیے بھی نکلتا تھا۔۔۔ نیچے اتر کر ریشم سے ملنے کا سوچا پر وہ جالی کا دروازہ اب بھی بند تھا۔۔۔ اس لیے

Classic Urdu Material

گیٹ کھول کر باہر آگیا۔۔۔ جا کر گاڑی میں بیٹھا ہی تھا کہ ریشم بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔ بہت خوش لگ رہی تھی۔۔۔

”کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟“

اسنے پاس آ کر پوچھا۔۔۔

”کراچی۔۔۔“

تم بڑی خوش نظر آرہی ہو۔۔۔ سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔؟“

”ہاں آہل ماں جی کو دیکھا۔۔۔ سب بہنوں کو دیکھا۔۔۔ ان سب کو خوشحال

دیکھا۔۔۔ تو مجھے سارا غم بھول گیا۔۔۔ پہلے جتنے میں پیسے بھیجتی تھی۔۔۔ بابا کی دوائیں

لے لیتے تھے۔۔۔ اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔۔ مجھے سمجھ آگئی

ہے۔۔۔ اللہ نے انھیں پردہ دے دیا ہے۔۔۔ یہ بھی بہتری ہے۔۔۔ اب میرے گھر

والے وہ خود پر خرش کرتے ہیں۔۔۔ سب کچھ بننے کے لیے پڑھ رہے ہیں۔۔۔ آگے بڑھ

رہے ہیں۔۔۔“

”تمہیں اس طرح خوش دیکھ کر یقین کرو مجھے بہت سکون ملا۔۔۔ اب میں سکون سے

کراچی جا سکوں گا۔۔۔“

Classic Urdu Material

آہل کو واقعی بہت سکون ملا تھا۔۔۔

”کھانا کھالو۔۔ اماں جی سے مل لو۔۔۔ پھر اکٹھے چلتے ہیں۔۔۔“

ریشم نے کہا۔۔۔

اکٹھے کا لفظ سن کر آہل نے ریشم کو دیکھا۔۔۔

”اکٹھے۔۔۔؟ کیا مطلب۔۔۔؟؟ تم بھی میرے ساتھ جارہی ہو۔۔۔؟“

”ہاں تو ظاہر ہے۔۔۔ تم میرے گھر آئے ہو۔۔۔ تو میں بھی تمہارے گھر جاؤں

گی۔۔۔“

ریشم نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

”پر تمہیں اپنی فیملی کے ساتھ رہنا چاہیے۔۔۔“

آہل نے اسے دلیل دی۔۔۔

”تم مجھے اپنی فیملی سے نہیں ملوانا چاہتے۔۔۔؟ جو مجھے رکنے کا کہہ رہے ہو۔۔۔؟“

ریشم نے برا سامنہ بنا کر کہا۔۔۔

”ریشم ایسی بات نہیں ہے پر۔۔۔۔۔“

Classic Urdu Material

”پرپر کچھ نہیں۔۔۔ بس ہم ساتھ آئے ہیں۔۔۔ اور ہر جگہ ساتھ جائیں گے۔۔۔ اب اترے اور آکر اماں جی سے مل کر کھانا کھالو۔۔۔ وہ کب سے تم سے ملنا چاہ رہی ہیں۔۔۔ پر تم سو رہے تھے اور میں نے تمہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔“

آہل آگے سے خاموش ہو گیا اور گاڑی سے باہر نکل آیا۔۔۔

اندر آیا تو ریشم وہ جالی والا دروازہ کھول کر اندر آگئی۔۔۔ اندر ایک کمرہ تھا۔۔۔ ٹی وہ لاؤنج جیسا کمرہ۔۔۔

جس کے ایک طرف کھانے کی میز پڑی تھی اور دوسری طرف بیٹھنے کے لیے صوفے

رکھے ہوئے تھے۔۔۔ بس گزرنے کی جگہ چھوڑ کر یہی چیزوں سے وہ کمرہ بھر گیا

تھا۔۔۔ اور سامنے پھر تین کمرے تھے۔۔۔ آہل وہیں ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ

گیا۔۔۔ کچھ دیر بعد ریشم کسی ادھیر عمر کی عورت کے ساتھ ادھر آئی۔۔۔ انھوں نے بھی

کشمیری لڑکیوں کی طرح سر پر سکارف باندھا ہوا تھا۔۔۔

”آہل یہ اماں جی ہیں میری۔۔۔“ ریشم نے ان سے ملواتے ہوئے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material

آہل کھڑا ہو کر ان سے ملا۔۔ ان سے ملتے ہوئے۔۔ اپنی ممی جیسی چاہت محسوس ہوئی۔۔ وہ اتنا پیار کر رہی تھی۔۔ آہل نے انھیں اپنی جگہ پر بیٹھایا اور خود انہی کی ایک طرف بیٹھ گیا۔۔

پھر ایک ایک کر کے تین لڑکیاں آئیں۔۔ سب سے سر پر حجاب لیا ہوا تھا۔۔ سب نے آ کر آہل کو سلام کیا اور جلدی سے ڈائنگ ٹیبل پر کھانا لگا دیا۔۔ آہل نے کھانے کے وقت اماں جی کو اپنے ساتھ بیٹھایا اور پھر سب بیٹھ گئے۔۔ اور کھانا شروع کر دیا۔۔ کھانے کے بعد آہل سب سے مل کر باہر آ گیا اور ریشم کا انتظار کرنے لگا۔۔ تھوڑی دیر بعد ریشم ناک رگڑتی ہوئی باہر آئی۔۔

”میں نے تمہیں کہا بھی ہے کہ رک جاؤ۔۔۔“

آہل نے کہا۔۔

”نہیں میں نے ساتھ جانا ہے۔۔۔“

”تو پھر جیسے ہم سب کے لیے ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا فرض ہوتا ہے تو تمہارے

لیے ہر کام سے پہلے رونا فرض ہے۔۔۔؟“

آہل اب اسے چھیڑ رہا تھا۔۔ اور وہ پاؤں پٹختی ہوئی۔۔ گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔۔

Classic Urdu Material

وہ تہجد کے وقت کراچی پہنچے تھے۔۔۔ وہ ریشم کو لیے گھر کے آگے کھڑا بیل بجا رہا تھا۔۔۔ دروازہ اس کے ڈیڈی نے کھولا۔۔۔ اسے دیکھ کے ابھی گلے سے لگانے ہی لگے تھے کہ ریشم کو دیکھ کر ٹھٹھک گئے۔۔۔ انھیں آہل کے سر پر ایزوالی بات اور اپنا خدشہ یاد آیا۔۔۔ ان کا بیٹا کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔ وہ اس بات سے اچھی طرح واقف تھے۔۔۔ اور واقعی انھوں نے آہل کو چھوڑ کر ریشم کے سر پر پیار دیا اور اسے اندر لے آئے۔۔۔

اسے صوفے پر بیٹھا دیا۔۔۔

”آہل تم میرے ساتھ آ کر میری بات سنو۔۔۔؟“

”ڈیڈی آپ نے جو بات کرنی ہے وہ ادھر ہی کر لیں۔۔۔ آئی ایم سوٹا ایرڈ۔۔۔“

یہ کہہ کر وہ وہیں صوفے پر لیٹ گیا۔۔۔

”آہل تمہیں سن نہیں رہا میں کچھ کہہ رہا ہوں۔۔۔“

انھوں نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔ ریشم تھوڑا گھبرا گیا۔۔۔

”ریشم ڈرو نہیں یہ میرے ڈیڈی کی محبت ہے۔۔۔ جب انھیں میرے پر بہت پیار آتا

ہے تو میرے سے اسی طرح پیار جتاتے ہیں۔۔۔ مجھے ابھی گلے لگانا چاہ رہے ہیں۔۔۔ تم

ادھر بیٹھو میں ذرا ان کے گلے لگ کر آیا۔۔۔“

Classic Urdu Material

یہ کہہ کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ڈیڈی اس کا منہ دیکھ کر رہ گئے۔۔۔
”ڈیڈی اب چلیں۔۔۔ ایسے تو میری گرل فرینڈز بھی مجھے نہیں دیکھتی تھیں۔۔۔ جیسے
آپ دیکھ رہے ہیں۔۔۔“

اس کے ڈیڈی نے ایک گہری نظر سے اسے دیکھا اور اسے ساتھ لے کر اس کے کمرے
میں آگئے۔۔۔

”آہل کون ہے وہ۔۔۔؟“
”کون وہ۔۔۔؟“

”تمہیں اچھی طرح پتا ہے میں کس کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔؟“

”اچھا۔۔۔ پر مجھے نہیں پتا ڈیڈی۔۔۔“

اپنے مخصوص انداز میں کہہ کر وہ اپنے بیڈ پر لیٹ گیا جو ہمیشہ کی طرح بالکل سیٹ تھا۔۔۔

”تم کبھی نہیں سدھرو گے ناں آہل۔۔۔؟“

”بالکل نہیں۔۔۔“

اس نے ڈیڈی کو آنکھ ماری۔۔۔

وہ ہنس پڑے۔۔۔

”اچھا اب بتاؤ۔۔۔ شادی کر لی ہے۔۔۔؟“

Classic Urdu Material

”ہاں جی۔۔۔“

آہل نے اثبات میں کہا۔۔

”کہاں کی ہے۔۔ لندن میں ہی؟“

”نہیں نہیں یہی کراچی میں کی ہے۔۔۔“

”تو یہ کراچی کی ہے۔۔۔؟“

”نہیں یہ تو کشمیر کی ہے۔۔۔“

”تو یہ تمہیں کراچی میں ملی۔۔۔؟“

”نہیں یہ تو مجھے لندن میں ملی تھی۔۔۔“

”اف آہل۔۔۔ تم سیدھی طرح نہیں بتاؤ گے ناں۔۔۔؟“

انہوں نے تنگ آ کر آہل سے پوچھا۔۔

”ڈیڈی دیکھیں میں ضرور بتاؤں گا۔۔۔ پر آپ کو اور ممی کو اکٹھے۔۔۔ صبح اٹھ

کر۔۔۔ ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔“

انہیں پتا تھا اب نہیں بتائے گا۔۔۔ اس لیے وہ واپس جانے لگے۔۔۔

”ڈیڈی بات سنیں۔۔۔“

وہ خوش ہو کر ر کے۔۔۔

Classic Urdu Material

”ڈیڈی وہ ذرا اس لڑکی کو بھی روم دکھا کر سلا دیں۔۔۔ وہ بھی تھکی ہو گئی۔۔۔“

اور وہ غصے سے اسے دیکھ کر چلے گئے۔۔۔

اور وہ سو گیا۔۔۔

جب آنکھ کھلی تو دس بج گئے تھے۔۔۔ نماز قضا ہو گئی تھی۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھا اور

وضو کر کے نماز ادا کرنے لگ گیا۔۔۔ اور پھر اٹھ کر باہر آیا۔۔۔ مئی ڈیڈی دونوں اپنے

روم میں تھے۔۔۔

وہ ان کے روم میں آ گیا۔۔۔

مئی سے ملنے کے بعد وہیں ان کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔ پتا نہیں ماں پر بہت پیار آ رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں آہل سے بات کرنے کے انتظار

میں ہی تھے۔۔۔

”آہل بتاؤ۔۔۔ کون ہے وہ لڑکی۔۔۔ تم نے واقعی شادی کر لی۔۔۔؟“

اس کی مئی نے کہا۔۔۔

”مئی میری شادی ہو چکی ہے۔۔۔ آپ سب کے سامنے ہی ہوئی تھی۔۔۔ اب دوبارہ

نہیں ہو سکتی۔۔۔“

Classic Urdu Material

ایک منٹ کے لیے سب خاموش ہو گئے۔۔۔

”پھر کون ہے یہ لڑکی۔۔۔؟“

اب اس کے ڈیڈی نے پوچھا تھا۔۔۔

”ڈیڈی یہ ریشم ہے۔۔۔ لندن میں میرے ساتھ رہتی ہے۔۔۔“

”تمہارے ساتھ رہتی ہے۔۔۔“ ”انہوں نے کچھ غلط سمجھا۔۔۔“

پھر آہل نے ریشم کے بارے میں سب کچھ ان دونوں کو بتا دیا۔۔۔

”آہل تم آہل سے ملے بغیر واپس چلے جاؤ گے۔۔۔؟“

انہیں کراچی آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا جب ایک شام سمندر کنارے ٹہلتے ہوئے ریشم نے

آہل سے پوچھا۔۔۔

آہل سمندر کی ریت پر اپنے پیروں کے نشان چھوڑتا ہوا سوچ رہا تھا۔۔۔

”بتاؤ ناں یار۔۔۔ تم واقعی نہیں ملو گے۔۔۔؟“

اس نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

Classic Urdu Material

”سچ پوچھو تو میرا بہت دل کرتا ہے۔۔۔ اس سے ملنے کو۔۔۔ اسے دیکھنے

کوہِ پرِ

وہ بات ادھوری چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔۔۔

”پر کیا اہل۔۔۔“

”میں یہ نہیں بتا سکتا۔۔۔“

”آہل مجھے آبلش کودیکھنا ہے۔۔۔ اب تم یہ میری خواہش سمجھویا زد۔۔۔ پر میں ایک

اس سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔ اسے دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔“

وہ آہل سے مودبانہ انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

”میں آبلش کا سامنا نہیں کر سکتا۔۔“

وہ بہت ہمت کر کے بولا تھا۔۔۔

”کیوں۔۔۔؟؟“

”میں نے اسکی بہنوں جیسی دوست کا قتل کیا ہے۔۔۔“

ریشم اس کی طرف حیرانی سے دیکھ رہی تھی پروہ کہیں اور ہی پہنچا ہوا تھا۔۔

”شہر وز کی برتھ ڈے تھی۔۔۔ میں اسے رات کے وقت کسی لڑکے کے ساتھ اسے

بیٹھے ہوئے دیکھا۔۔۔ پر کچھ نہیں کہہ سکا۔۔۔ لیکن خود کو اذیت دیتا رہا۔۔۔ پل پل مرتا

Classic Urdu Material

رہا۔۔۔ پھر کچھ عرصے بعد میں نے اسے رات کے وقت کسی لڑکے کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا۔۔۔ مجھے خود پر قابو نہیں رہا۔۔۔ میں نے اپنی گاڑی سے آبلش جس گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اسے ٹکرماری۔۔۔ اور خود غصے میں گاڑی چلاتا ہوا فلیٹ پر آ گیا۔۔۔“

وہ شاید بتاتا بتاتا تھک گیا تھا۔ وہیں ریت پر بیٹھ گیا۔۔۔ ریشم بھی اس کے ساتھ وہیں بیٹھ گئی۔۔۔

”پر آبلش سے جب بات ہوئی تو پتا لگا کہ جب میں نے گاڑی ماری تو اس کی دوست سامنے تھی۔۔۔ گاڑی اس کو جا کر لگی۔۔۔ اور تب وہ آخری سانسوں پر تھی۔۔۔ میں نے اس کو سچائی بتائی ہی نہیں۔۔۔ ہمت ہی نہیں تھی۔۔۔

میں بہت گناہگار ہوں۔۔۔ اس کے پاس کس منہ سے جاؤں گا۔۔۔“

پھر دونوں رات گئے۔۔۔ وہیں خاموش بیٹھے رہے۔۔۔

Classic Urdu Material

ناجانے کب روتے روتے آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔ اور پھر فجر کی اذان کے وقت آنکھ
کھلی۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھی۔۔۔ وضو کیا۔۔۔ دل میں ایک ہی خیال
تھا۔۔۔ ماہم۔۔۔ ماہم ہوگی۔۔۔ یا چلی گئی ہوگی۔۔۔ پتا نہیں کتنے ہی آنسو آنکھوں
سے بہے تھے۔۔۔ نماز کی نیت کی۔۔۔ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھے تو بھی صرف ماہم کے
لیے۔۔۔ اللہ کیسے نہ سنتا۔۔۔ اب تو اس نے سننی ہی تھی۔۔۔ ہاں اس نے سن لی
تھی۔۔۔ آہش نے ماہم کی امی کو کال کی۔۔۔
کال اٹینڈ ہو گئی۔۔۔ کچھ بولا نہیں جارہا تھا۔۔۔ پوچھے بھی تو کیا۔۔۔ بس
”ماہم“ کہا۔۔۔
آگے سے خاموشی۔۔۔
اس کا دل ہولے لگا۔۔۔
زار و قطار آنسو نکل پڑے۔۔۔ اللہ پاک کوئی بری خبر نہ سننے کو ملے۔۔۔
پھر آواز دی آنٹی ماہم۔۔۔
”آہش۔۔۔“
یہ آواز۔۔۔ آہش کو لگا اسے غلط سنائی دیا ہے۔۔۔
”آنٹی ماہم“

آبش میں ماہم۔۔۔

ہاں یہ اسی کی تو آواز تھی۔۔۔ یہ وہی تو تھی۔۔۔ تو سن لی گئی تھی۔۔۔ دعائیں قبول کر لی گئی تھیں۔۔۔

اب یہ آہل کی فریاد قبول ہوئی تھی۔۔۔ یا آبش کی دعائیں۔۔۔ اس بات کا علم تو صرف اسی ذات کو ہی ہے۔۔۔ پر یہ معجزہ ہوا تھا۔۔۔ یہ معجزہ ہی تو تھا۔۔۔ اسے ایک بار پھر سے جان دے دی گئی تھی۔۔۔

آبش سے اور کچھ بولا نہیں گیا۔۔۔ وہ وہیں سجدے میں گر گئی۔۔۔ اس کی بہن کو زندگی عطا کی گئی تھی۔۔۔ تو اللہ پاک کا شکر ادا کرنا۔۔۔ فرض ہو گیا تھا۔۔۔ اللہ ایسا ہی ہے۔۔۔ وہ چاہتا ہے جب میں اپنے بندوں سے اتنی محبت کرتا ہوں۔۔۔ تو وہ بھی تو میری چاہت دل میں رکھیں۔۔۔ مجھ سے لاڈ کریں۔۔۔ جیسے بیٹیاں اپنے باپ سے لاڈ کر کے باتیں منواتی ہیں۔۔۔ اسی طرح اللہ سے مانگ لیا جائے۔۔۔ تو وہ دیتا ہے۔۔۔ اور ضرور دیتا ہے۔۔۔ پر اس کی ذات پر یقین تو رکھو۔۔۔ یقین کامل۔۔۔ پھر دیکھنا۔۔۔ کیسے ولیوں والا رتبہ ملتا ہے۔۔۔ کیسے سوچنے پر ہی چیزیں ملنے لگ جاتی ہیں۔۔۔ کیسے پکارنے پر فوراً پکار کا جواب دے دیا جاتا ہے۔۔۔ ہاں اللہ ایسا ہی رحیم ہے۔۔۔ مہربان

Classic Urdu Material

ہے۔۔۔ سننے والا ہے۔۔۔ اسنے ماہم کو زندگی بخش دی تھی۔۔۔ سانسیں دے دی
تھیں۔۔۔ آتش کو اس کی بہن دے دی تھی۔۔۔ اور آہل کو ایک گناہ کبیرہ سے بچا لیا
تھا۔۔۔

ماہم نے آہستہ آہستہ ٹھیک ہونا شروع کر دیا تھا۔۔۔ آتش اسے وہیل چیر پر بیٹھا کر یونی
ورسٹی لے جاتی۔۔۔ ابھی ماہم نے چلنا شروع نہیں کیا تھا۔۔۔ پر آتش نے اسے کبھی محسوس
نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔ کہ وہ چل نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>